ادارہ

زلزلہ۔ رجوع الی اللہ سے رخ مادیت کے طرف موڑنے کی کوششیں

(سینٹ آف پاکستان میں زلزلہ پر بحث کے اختتام پر سینیٹر مولانا سمیع الحق مدظلہ کا خطاب)

بسم اللہ الرحمان الرحیم یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من آیۃ من آیات ربھم الا کانوا عنھا معرضین

سینیٹر مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین صاحب مختصر سی بات کروں گا۔ زلزلہ کے بارے میں کافی تفصیل سے سینٹ میں دونوں طرف سے معزز حضرات نے ہر پہلو پر سیر حاصل گفتگو کی ہے اور ہم سے جو کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ اس پر بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ قوم نے، فوج نے، مختلف غیر حکومتی اور فلاحی NGO's نے اخلاص سے اور سرگرمی سے امدادی کاموں میں حصہ لیا، یہ سلسلہ الحمدللہ جاری ہے۔ میں ان تفصیلات میں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔

آج آخری اجلاس ہے، زلزلے پر بحث کا اختتام ہے، میں ضروری سمجھتا ہوں بحیثیت مسلمان کے جس میں آپ اور ہم سب اراکین، حزب اقتدار، حزب اختلاف سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور مسلمان ہیں۔ اس نقطہ نظر سے میں ایک دو باتیں کہوں گا۔ تاکہ یہاں ریکارڈ پر ضرور آجائیں اور مقصد خالص اللہ کی رضا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ آفات اللہ کی طرف سے جھنجھوڑنے کیلئے آتی ہیں، مسلمان کا یہ عقیدہ ہے اور جب مصیبت آتی ہے تو لوگ اللہ کی طرف بھاگتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کو قرآن میں گارنٹی دی گئی تھی۔ کہ وما کان اللہ لیعذبھم و انت فیھم کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب نہیں لائیگا جب تک آپ ان میں موجود ہیں۔ گویا آپ کی زندگی میں یہ خطرہ نہیں ہے، اس کے باوجود ذرا بھی آندھی آتی تھی، سرخ لہریں فضا میں آجاتی تھیں تو حدیث میں آتا ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا چہرہ زرد ہو جاتا تھا، پریشان ہو کر باہر آتے تھے، جاتے تھے اور استغفار کرتے تھے، لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے۔ اور لوگوں سے فرماتے تھے کہ اللہ کیطرف دوڑو جب کہ پتہ بھی تھا کہ میری موجودگی میں عذاب نہیں آئے گا۔ اس وقت الحمدللہ قوم کی بہت بڑی اکثریت کو زلزلے کی وجہ سے استغفار کا موقع ملا ہے، لوگ اللہ کی طرف دوڑ پڑے، حالت بدل گئی اسلئے ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ بندے کو ذرا بریک لگ جائے۔ لیکن ایک لابی یہ بھی چل رہی ہے بڑی تیزی سے قومی سطح پر بھی اور بین الاقوامی لابی اور میڈیا اور وہ اس سارے امتحان اور آزمائش کا رخ خالص فطری قوانین اور نیچرل ریسورسز اور سائنس کیطرف موڑ کے بریک لگانا چاہتی ہے کہ ہم اصل کام اللہ کیطرف رجوع نہ کرسکیں۔

یہ دو نقطہ نظر ہیں ایک یہ کہ یہ صرف سائنس کا کرشمہ ہے اور یہ ہوتا ہی رہے گا' ایک یہ کہ سب کچھ رب العالمین کے ہاتھ میں ہے اور اس کی طرف سے ہے تو ہم قرآن وسنت کی طرف رجوع کر کے معلوم کریں کہ قرآن و سنت کیا رہنمائی کرتا ہے۔ قرآن وسنت کہتا ہے کہ سائنس اور فطرت یہ سب اسباب ہیں اور عالم اسباب میں اللہ نے ہر کام کیلئے' تباہی کیلئے' بربادی کیلئے' خوشحالی کیلئے' سیلاب کیلئے بھی' بارش کیلئے بھی زلزلے کیلئے بھی اسباب بنائے ہیں۔ اسباب سے مسلمان انکار نہیں کرسکتا' اسباب کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا لیکن مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ سب کچھ مسبب الاسباب کے ساتھ وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو سبب کے ذریعہ ہلاک بھی کرسکتا ہے' اور اسی سبب کو بچانے کا ذریعہ بھی بنا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسباب کے ذریعے ہلاک بھی کرسکتا ہے' آگ جلانے کیلئے اللہ نے سبب پیدا کیا ہے۔ لیکن جب اللہ نے ارادہ کیا کہ اسکی تاثیر سلب ہو جائے تو حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں حکم دیا کہ یا نار کونی برداً وسلماً علی ابراھیم ۔تو وہی نار ضرور گل وگلزار ہوا۔ سمندر غرق کرتا ہے' یہ سبب ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا کہ فرعون کیلئے تو سبب بن جا لیکن موسیٰ اور اسکے لشکر کیلئے تیری تاثیر ختم ہے۔ اسمیں فرعون کو ڈبویا اور موسیٰ اور اسکے ساتھیوں کو بچالیا۔ ہواؤں کو اللہ نے زندگی کیلئے پیدا کیا ہے۔ لیکن بعض وقت اللہ نے ہوا کو حکم دیا کہ مٹادوان کو۔ یہ سبب تھا۔ اللہ نے وہ ہوا ان پر ایسی چلائی آٹھ دن کہ وہ بالکل کانھم اعجاز نخل خاویۃ (الایۃ) گرے ہوئے درختوں کی طرح ہو گئے۔ سخرھا علیھم سبع لیال و ثمانیۃ ایام فتری القوم فیھا صرعی۔ قرآن کریم میں اللہ فرماتا ہے کہ "سب کچھ میرے ہاتھ میں ہے۔" کلاشنکوف سبب ہے قتل کا' لیکن کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ کلاشنکوف نے یہ مارا۔ کلاشنکوف جسکے ہاتھ میں ہے وہ چاہے تو چلا دے اور چاہے تو نہ چلائے۔ ہم کلاشنکوف کو مجرم قرار دیں۔ تو اس سے بڑھ کر حماقت کیا ہوگی تو اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی ایک بہت بڑے مؤرخ ہیں' آپ جانتے ہیں کہ وہ سیرت النبیؐ کے مصنف اور شاعر بھی تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ

یہ اسباب ہیں دست قدرت میں یوں قلم دست کاتب میں جیسے رہے

قلم کچھ بھی نہیں ہے' کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میں قلم کے بغیر لکھ سکتا ہوں۔ قلم خشک' بے جان' جامد' ایک تنکا ہے لیکن لکھنے والے کے تصور اور حرکت سے وہ اعلیٰ ترین اشعار' مضامین اور فصاحت بلاغت کے سیلاب بہا لیتا ہے' اس لکھنے والے کے تصور کے بغیر نہ وہ "س" لکھ سکتا ہے اور نہ "ش" لکھ سکتا ہے۔ ع قلم دست ِ کاتب میں جیسے رہے

ہمیں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ کچھ وجوہات ہوتی ہیں اور قرآن نے کہا کہ وہ وجوہات کیا ہوتی ہیں؟ جب انسان نافرمان ہو جائے' عدل و انصاف کے پیمانے ختم ہو جائیں' ظلم کا دور دورہ ہو جائے' بڑے چھوٹے کی تمیز ختم ہو جائے' حاکم اور رعایا کے حقوق ایک دوسرے سے خلط ملط ہو جائیں۔ یہ نصوص ہیں' باپ اور اولاد کی تمیزیں ختم ہو جائیں' پھر ایسے زلزلوں کا تمہیں انتظار کرنا چاہیے۔ قرآن نے کہا ہے کہ ثمود اور عاد بہت بڑی قوم تھی' اسی پہاڑوں کی

طرح جس میں اب زلزلے آئے انہوں نے بڑے بڑے ستون تراش کر گھر بنائے تھے۔ وثمود الذین جابوا الصخر بالواد الذین طغوا فی البلاد فاکثروا فیھا الفساد فصب علیھم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد (الایۃ) ''جو بڑے بڑے پہاڑ تراشے تھے۔ انہوں نے دنیا میں سرکشی کی' نافرمانی کی اور زمین کو فساد سے بھر دیا تو اللہ نے کہا ان پر ایک تازیانہ' ایک کوڑا لگایا اور سب کچھ تہس نہس ہوگیا۔ کافر کہتے تھے کہ یہ سب کچھ زمانہ کرتا ہے۔ قرآن نے اسے ذکر کیا کہ وما یھلکنا الا الدھر یہ کافروں کا عقیدہ تھا کہ ہماری موت اور حیات سب کچھ زمانے کے شب و روز کے' گردش لیل و نہار کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر شدید ناراضگی ظاہر کی تو قرآن نے کہا ان ربک لبالمرصاد تیرا رب مورچے میں ہے اور میں اسی طرح کرتا ہوں۔ قرآن میں واضح ہے' نافرمانوں کے بارے میں۔ بعض قومیں ایسی تھیں کہ ایک گرجدار آواز جیسے ایٹم بم کی آواز ہوتی ہے۔ اس سے وہ تباہ ہوگئے۔ ارشاد ربانی ہے ومنھم من اخذتھم الصیحۃ اور بعض قومیں ایسی تھیں جن پر زلزلہ آیا ومنھم من اخذتھم الرجفۃ اور بعض ایسے ہیں کہ ہم نے ان کو اپنے گھروں اور بلڈنگوں سمیت زمین میں ومنھم خسفنا بہ الارض دھنسا دیا۔

یہ سارا سلسلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ ولنبلونکم بشئی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں تمہارے بچے بھی چھین لوں گا۔ بچے جگر کا ٹکڑا ہوتے ہیں۔ پھل ثمرات ہیں' وہ شہید ہوگئے لیکن رہنے والوں کیلئے ایک سزا اور عذاب بن گیا تو پھر ایسے حالات میں انا للہ وانا الیہ راجعون 'پڑھا کرو یعنی اللہ کی طرف رجوع کرو اور یہ نہ کہو کہ یہ سائنس نے کیا' فطری قوانین کا ہم انکار نہیں کرتے' لیکن ایسا تصور کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے نظام کو فیڈ کر دیا' اب وہ کمپیوٹر سے خود بخود ہوگا اور اللہ تعالیٰ دور جا کر آرام سے بیٹھ گیا تو ہم نے اللہ کو ایک معطل یا معزول شخصیت سمجھ لیا' نعوذ باللہ' کہ اب کمپیوٹر سے سب کچھ چلے گا' کمپیوٹر سے چلتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے ہاتھ میں ہے' میرے اشارے سے ہوتا ہے۔ اذا زلزلت الارض زلزالھا واخرجت الارض اثقالھا وقال الانسان مالھا یومئذ تحدث اخبارھا بان ربک اوحی لھا۔ انسان کہے گا کہ اس زمین کو کیا ہوگیا' سائنس زمین کی پلیٹیں الٹ پلٹ ہوگئی ہوں گی تو زمین کہے گی کہ خدا کے بندے تیرے رب ہی نے تو مجھے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔

اب حضور اکرم ﷺ کی ایک دو احادیث پر اکتفا کرتا ہوں' بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو نیک لوگ تھے اب یہ اللہ کو معلوم ہے کہ اللہ فیصلے کرتا ہے۔ شاید اس علاقے کی آزمائش ہمارے لئے ہے کہ ہمیں بچا لیا کہ ہم عبرت حاصل کریں۔ ہم سارا نقشہ دیکھیں' اگر ایک جھٹکے سے ہم بھی گئے ہوتے تو شاید ہمیں سنبھلنے کا موقع ملا ہی نہ ہوتا۔

حضور اقدس ﷺ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک قریشی حرم مکہ میں پناہ لئے ہوئے ہے۔ لیکن ایک لشکر اس کو ختم کرنے کے لئے چل پڑا ہے۔ اللہ نے اس لشکر کو مدینہ منورہ کے آس پاس عذاب کی لپیٹ میں لے لیا۔ اور وہ سارا دھنس گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے یہ خواب حضرت عائشہؓ کو سنایا' حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ جو لشکر اس شخص کو مٹانے کے لئے آ رہا تھا اس میں تو بے گناہ بھی ہوں گے' کچھ تو لشکر کے ساتھ اپنے ارادے سے تھے اور کچھ جبراً لائے گئے تھے۔ اور کچھ راستے میں آس پاس سے قافلے میں شامل ہو گئے تھے' وہ بے گناہ ہوں گے' یہ حضرت عائشہؓ نے اعتراض کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ عام ہوتا ہے اور آخرت میں ان کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا' آخرت میں ان کو عذاب نہیں ہوگا۔ و اتقوا فتنۃ لاتصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ یہ آیت کریمہ آپ کو معلوم ہے کہ ایسی پکڑ آ جائے گی جو صرف ظالموں کو نہیں پکڑے گی' بے گناہ بھی اس میں آ جائیں گے۔ یہ دنیا کا نظام ہے کہ جب برائی عام ہو جائے' کوئی بھی ہاتھ نہ روکا جائے تو اللہ تعالیٰ پھر سب کو گرفت میں لے لیتا ہے مگر آخرت کے لئے اس کے اپنے فیصلے ہیں۔ میرے محترم چیئرمین! میں سمجھ رہا ہوں کہ دیر بھی ہو گئی ہے۔

جناب چیئرمین: ساڑھے تین بجے انڈونیشین پریذیڈنٹ کے ساتھ میٹنگ ہے۔ اس لئے وقت کا خیال رکھیں۔

سینٹر مولانا سمیع الحق: میں چاہتا تھا کہ یہ چیزیں ریکارڈ پر آ جائیں تو۔ یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے کہ یہاں اس وقت بھی اللہ کی طرف سے قوم اور مسلمان انابت الی اللہ نہ کریں۔ اور اسی طرف میں نے آغاز میں پڑھے گئے آیت کریمہ میں اشارہ کیا یاحسرۃ علی العباد اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اس رویے پر اظہار حسرت فرما کر کہتے ہیں کہ کوئی بڑی سے بڑی نشانی بھی اللہ کی طرف سے آ جائے مگر یہ اپنا رخ اس سے موڑ لیتے ہیں مگر ہم تو پوری نشانی کا رخ ہی اللہ تعالیٰ کی بجائے مادیت کی طرف موڑنے لگ گئے۔ قومی میڈیا تو علمی اور فکری لحاظ سے بحیثیت مسلمان ہمیں اپنا عقیدہ درست کرنا چاہیے اور ایسے موقع پر اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کی زبانی فرمایا: فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انھارا۔ قحط آنے والا ہے۔ نوحؑ نے فرمایا کہ استغفار کرو دنیا ختم ہو رہی ہے' رو ئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے کہا کہ اللہ سے مغفرت مانگو۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ کی طرف لوٹ جاؤ اور روئیں اور توبہ کریں' اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں' ہم پاکستان کو ایک روشن خیال سٹیٹ بناتے رہے' مادر پدر آزاد سٹیٹ اسلامی تشخص اور شناخت کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ مدارس اور نصاب تعلیم اور اسلامی تشخص کو ختم کرنے کے درپے ہیں اور رقص و سرور کی تلقین صدر سے لے کر نیچے تک سٹیٹ سے ہو رہی ہے۔ ہمیں ان حالات پر نظر ثانی کر کے اللہ کی طرف رجوع کرنا اور اس سے توبہ کرنی چاہیے۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔